درود وسلام
علیٰ خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بعد الاذان



از قلم

صاحبزادہ پروفیسر احمد رضا اعظمی نیّری باروی

دربار عالیہ نیریہ ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ

رابطہ

0300-8762360
0332-6468320

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درود وسلام علی خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

بعد الاذان

از قلم :۔

صاحبزادہ پروفیسر احمد رضا اعظمی نیری باروی

دربار عالیہ نیّریہ ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ پنجاب

0300-8762360

0332-6468320

ناشر:

ادارہ تحقیقات نیّر و بزم نیّر جمن شاہ ضلع لیّہ پنجاب پاکستان

03037448830 / 03008766147

نام کتاب:۔ درود وسلام علی خیر الانام بعد الاذان

از قلم:۔ صاحبزادہ پروفیسر احمد رضا اعظمی نیری باروی

پیشکش:۔ صاحبزادہ محمد محسن رضا اعظمی نیری

کمپوزنگ:۔ محمد ضیاالرحمن نیری

تعداد:۔ 1000

تاریخ اشاعت:۔ جنوری 2017ء

قیمت:۔ 50 روپے

ناشر:۔ ادارہ تحقیقات نیر و بزم نیر جمن شاہ ضلع لیہ

ملنے کے پتے

1۔ادارہ تحقیقات نیر و بزم نیر جمن شاہ ضلع لیہ

2۔دربار عالیہ نیریہ ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ،

3۔محمد ضیاالرحمٰن نیری نقشبندی بلاک نمبر 12 بند گلی ڈیرہ غازی خان

4۔حاجی رانا سجاد نواز نیری ڈیرہ غازی خان،

5۔رانا احمد فرزدق علی خان ایڈوکیٹ نقشبندی مجددی محلہ راجپوتاں تلمبہ میاں چنوں ضلع خانیوال،

6۔مکتبہ حنفیہ رضویہ بارویہ جنرل بس سٹینڈ لیہ،

7۔مکتبہ گل رحیم چوبارہ روڈ لیہ

انتساب

پیر طریقت رہبر شریعت محقق اہلسنت مناظر اسلام مفسر قرآن اسیرِ دیارِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم **حضرت علامہ مولانا ابوالرضا اللہ بخش نیرؔ نقشبندی مجددی** باروی چشتی سعیدی قادری رضوی نور اللہ مرقدہٗ کی ذات گرامی کے نام جن کی نگاہِ کرم سے ہزاروں گم کردہ راہ کو ہدایت ملی اور جن کی تصانیف کثیرہ سے متلاشیان حق کو صراط مستقیم ملا۔

محتاج توجہ

صاحبزادہ پروفیسر احمد رضا اعظمی نیرّی باروی

تمہید

گذشتہ دنوں ایک دوست کی زبانی معلوم ہوا کہ جامعہ خیر المدارس ملتان کی سرپرستی میں چھپنے والے ماہنامہ رسالہ "الخیر" کے جنوری 2014ء کے شمارہ میں ایک صاحب کا مضمون شائع ہوا جس میں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اذان کے بعد درود وسلام پڑھنا بدعت اور ناجائز ہے۔ اور یہ فلاں دور سے شروع ہوا۔ صاحب مضمون اور اسکے ہم خیال لوگوں کا ایسے مضامین لکھنے کا مقصد صرف یہی ہے کہ کسی نہ کسی بہانے ہم لوگوں کو اپنے نبی پر درود وسلام پڑھنے سے روک دیں۔ معلوم نہیں ایسے مضامین لکھ کر وہ کس سے اجر کے طلبگار ہیں یہ تو یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے مضامین یا ایسی گفتگو جو اس کے محبوب کے خلاف یا اس کی کسی صفت کے خلاف ہو قابل قبول نہیں ہے۔ بہر حال مجھے غیروں سے غرض نہیں میں تو صرف اپنوں کی خدمت میں قرآن وحدیث سے چند حوالہ جات پیش کرنے جسارت کر رہا ہوں تا کہ ان کا عقیدہ پختہ رہے کہ اذان کے ساتھ درود وسلام پڑھنا نہ ناجائز ہے اور نہ بدعت ہے بلکہ سرکار عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دور سے لیکر آج تک بلکہ یوں کہیے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے لیکر آج کے سُنی مؤذن تک اذان کے ساتھ درود وسلام پڑھا جا رہا ہے اور پڑھا جاتا رہے گا۔

؎ رہے گا یونہی ان کا چرچا رہیگا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

غبار راہِ حجاز

پروفیسر صاحبزادہ احمد رضا اعظمی الامجد دی نیّری باروی (03008762360)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دُرود و سلام بعد الاذان

اس رسالہ کو ہم چار فصول میں تقسیم کرتے ہیں تاکہ نفس مسئلہ واضح ہو جائے۔

1۔ فصل اوّل:۔ درود و سلام بعد الاذان قرآن مجید اور کتب تفاسیر کی روشنی میں

2۔ فصل دوم:۔ درود و سلام بعد الآذان احادیث کی روشنی میں

3۔ فصل سوم:۔ فضائل درود و سلام

4۔ فصل چہارم:۔ مؤذن رسول ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا معمول

فصل اول:۔

درود و سلام بعد الاذان قرآن مجید اور کتب تفاسیر کی روشنی میں

1۔ رب ذوالجلال قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں (ان اللہ و ملئکته یصلون علی النبی ط یایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما)(1)

"بے شک اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر۔ اے ایمان والو تم ان پر دُرود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو) اس آیت کریمہ سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ دُرود شریف اللہ تعالیٰ کا صرف حکم ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی سنت بھی ہے۔ نماز روزہ حج وغیرہ اگرچہ حکم خدا ہیں لیکن وہ سنت خدا نہیں ہیں۔ معلوم ہوا نماز روزہ حج اور درود شریف حکم کے اعتبار سے برابر ہیں کیونکہ سب حکم خدا ہیں لیکن سنت ہونے کے اعتبار سے برابر نہیں ہیں۔ اس لیے کہ نماز روزہ حج وغیرہ سنت مصطفےٰ ﷺ ہیں اور دُرود شریف سنت خدا ہے۔ سنتِ خدا اور سنت

مصطفےٰ ﷺ کا فرق یہ ہے کہ سنت مصطفےٰ ﷺ مہینوں، ایام، اوقات اور کیفیت کی پابند ہوتی ہے جبکہ سنتِ خدا ماہ و ایام اوقات و کیفیات کی پابند نہیں ہوتی جیسے روزے ماہ رمضان میں فرض ہیں کسی اور مہینے میں فرض نہیں جیسا کہ قرآن میں ہے "فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ" ۲؎ (پس جو اس مہینے (رمضان) کو پالے تو وہ روزے رکھے۔) مزید یہ کہ سنت مصطفےٰ ﷺ ایام کی پابند ہے جیسے فریضہ حج ہے وہ صرف 8 ذوالحجہ سے 13 ذوالحجہ تک ادا کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور تاریخ کو ادا نہیں کیا جا سکتا۔ مزید برآں سنتِ مصطفےٰ ﷺ وقت کی پابند ہے جیسے نماز ہے قرآن مجید ہے۔ ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا۔ ۳؎ نماز مومنین پر اپنے وقت میں فرض ہے سنت مصطفےٰ ﷺ کی ایک اور صفت یہ ہے کہ وہ کیفیات کی پابند ہے جیسے نماز میں قیام، رکوع سجود وغیرہ ادا نہ کئے جائیں تو بلا عذر شرعی نماز ادا نہیں ہوتی۔ لیکن اس کے برعکس سنت خدا تعالیٰ ان تمام چیزوں سے آزاد ہے۔ درود شریف ہر مہینے پڑھنا جائز ہے خواہ وہ محرم ہو یا ربیع الاول، رجب ہو یا شعبان، رمضان ہو یا ذوالحج درود شریف کسی مہینے میں منع نہیں ہے اگر کوئی منع کرتا ہے یا ناجائز کہتا ہے، تو اس پر لازم ہے کہ وہ منع اور ناجائز کی دلیل لائے۔ اسی طرح فریضہ حج اگرچہ حکمِ خدا ہے لیکن سنتِ مصطفےٰ ﷺ ہے اسی لیے ایام کا پابند ہے۔ مناسک حج صرف ذوالحجہ کی 8 تاریخ سے 13 تاریخ تک ادا ہوتے ہیں ان کے علاوہ فریضہ حج ادا نہیں ہو سکتا۔ لیکن سنتِ خدا درود شریف پر ایام کی پابندی نہیں ہے۔ یہ ہر تاریخ کو پڑھا جاسکتا ہے کوئی شخص یہ نہیں کہ سکتا کہ ان تاریخوں میں درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ اور اس تاریخ کو پڑھنا ناجائز ہے۔ اس طرح نماز حکم خدا ہے لیکن سنت

مصطفیٰ ﷺ ہے اسی لیے وہ اوقات و کیفیات کی پابند ہے لیکن سنتِ خدا درود شریف نہ اوقات کی پابند ہے اور نہ کیفیات کی پابند ہے۔ درود شریف ہر وقت پڑھا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے دن رات میں کوئی ایسی گھڑی یا ساعت نہیں بنائی جس میں درود شریف منع ہو صبح ہو یا شام، دوپہر یا رات، عصر ہو یا مغرب، نصف النہار ہو یا آدھی رات، نماز سے پہلے ہو یا نماز کے بعد، اذان سے پہلے ہو یا اذان کے بعد، مسجد میں داخل ہونے کا وقت ہو یا مسجد سے نکلتے وقت یعنی ہر وقت درود شریف پڑھا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی صاحب سنتِ خدا کو پابند کرنے کے چکر میں ہے تو کوئی دلیل پیش کرے کہ اذان سے پہلے یا بعد قرآن مجید میں یا حدیث شریف میں اسکی ممانعت آئی ہے۔ (ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین)

نہ خنجر اٹھے گا نہ شمشیر ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

2- یا یھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلّموا تسلیما (۴) "اے ایمان والو تم ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔" اس آیت کریمہ میں رب ذوالجلال نے مومنین کو صلوٰۃ کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اور یہ حکم مطلق ہے مقید نہیں ہے یہ متفقہ اصول اور ضابطہ ہے جس کا انکار کوئی نہیں کر سکتا سوائے اس کے جو علم کے قریب سے نہ گذرا ہو اور وہ اصول ہے "المطلق یجری علی اطلاقہ" (۵) "مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہوتا ہے اور اب اس کو مقید کرنا ہر ایرے غیرے کا کام نہیں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنا حکم مطلق ارشاد فرمایا ہے تو کوئی شخص اب یہ پابندی نہیں لگا سکتا یہ کام کسی اور وقت کر سکتے ہو آذان سے قبل یا آذان کے بعد نہیں کر سکتے۔ اگر کسی کے پاس امرِ الٰہی کو مقید کرنے کی یا آذان سے قبل یا

بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی ممانعت پر کوئی دلیل ہے تو پیش کرے ورنہ صلوٰۃ وسلام کا انکار یا اسکی بے جا مخالفت کر کے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ نہ کرے۔

3۔حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الو سطی)(۶)''تمام نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً صلوٰۃ وسطیٰ کی'' عارف باللہ امام احمد صاوی مالکیؒ حاشیہ علی تفسیر جلالین ج ا ص ۱۱۲ مطبعہ الاستقامۃ بالقاھرہ مصر سن 1956ء میں صلوٰۃ وسطیٰ کی ایک تفسیر یہ بیان فرمائی ہے''ھی الصلاۃ علی النبی ﷺ''(۷) یعنی نمازوں کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ پر درود وسلام کا بھی خاص خیال رکھو۔تو اس میں اذان سے قبل یا بعد کے اوقات بھی شامل ہیں مانعین جب تک منع کا حکم پیش نہ کریں انہیں روکنے کا حق نہیں ہے۔

4۔والذا کرین اللہ کثیرا والذا کرات (۸)''بکثرت ذکر الٰہی کرنے والے مردوں اور عورتوں سے (مغفرت کا وعدہ ہے)'' امام عارف باللہ احمد صاوی مالکیؒ حاشیہ الصاوی علی تفسیر الجلالین ج 3 ص ۲۷۸ طبع مصری میں اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں او تحمید او صلاۃ علی النبی ﷺ (۹) یعنی نبی کریم ﷺ پر بکثرت درود وسلام پڑھنے والوں کے لیے مغفرت کا وعدہ ہے۔کثیرا کا لفظ تمام اوقات کو شامل ہے معلوم ہوا اس میں اذان کے قبل وما بعد اوقات بھی شامل ہیں۔

5۔ومن اظلم ممن منع مسجد اللہ ان یذ کر فیھا اسمہ وسعی فی خرابھا۔(۱۰)''اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ کی مسجدوں میں اللہ کا (اسم) نام ذکر کئے جانے سے روکا اور ان کی ویرانی میں کوشش کی'' اس آیت کریمہ میں رب

ذوالجلال نے واضح فرمادیا ہے کہ سب سے بڑا ظالم وہ شخص ہے جو مساجد میں اسم الٰہی کے ذکر سے روکتا ہے اسم الٰہی سے کیا مراد ہے؟ عام طور پر لفظ اسم کی تعریف ان الفاظ میں کی جاتی ہے ''الاسم ما یعرف به الشی'' ''اسم وہ لفظ یا علامت ہے جس سے کوئی چیز پہچانی جائے'' امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں ''قال البصریون هو مشتق من سما یسمو اذا علا وظهر فاسم الشیئ ما علاہ حتی ظهر ذلك الشیئ به(۱۱)'' بصریوں کے نزدیک لفظ اسم سما یسمو سے مشتق ہے جبکہ وہ کسی کو بلند وظاہر کرے۔ پس کسی چیز کا اسم وہ (نام) ہے جو اس چیز کو بلند یعنی نمایاں کرے یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جائے۔

نام کو اس لئے اسم کہتے ہیں کہ اس کے ذریعے کسی شخص کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس کی ذات کو ظہور ملتا ہے اگر کسی کا نام نہ لیا جائے تو وہ شخصیت مخفی رہتی ہے امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں ''سِمُوٌّ و سُمُوٌّ وهو الّذی به رُفِعَ ذِکْرُ الْمُسَمّٰی فَیُعْرَفُ به'' (۱۲) سِمو اور سُمُوٌّ۔ اس سے مراد وہ نام ہے جس کے ذریعے مسمّٰی کا ذکر بلند یا نمایاں ہوتا ہے اور جس کے ذریعے وہ پہچانا جاتا ہے۔ امام فخر الدین رازی نے دوسرا قول بھی بیان فرمایا ہے ''وقال الکوفیون هو مشتق من وِسْم' یسم سمۃ والسمۃ العلامۃ فالاسم کالعلامۃ المعرفۃ للمسمی'' (۱۳) علماءِ کوفہ کے نزدیک لفظ اسم وِسم یسم سمۃ سے مشتق ہے جس کا معنی علامت اور پہچان ہے پس اسم مسمّٰی کی علامت اور پہچان ہے پس یہ بات واضح ہوگئی کہ کسی ذات یا اس کی صفت کو ظاہر کرنے والا لفظ اسم کہلاتا ہے گویا اسم ایک ایسا لفظ ہے جو کسی ذات کو یا اسکی صفات کو ظاہر اور نمایاں کرتا

ہے۔اسم اور مسمی کے بارے میں متقدمین کے اقوال امام رازی نقل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں "قالت الحشوية والكرامية والا شعريه.الاسم نفس المسمى وغير التسمية وقالت المعتزلة:الاسم غير المسمى و نفس التسمية والمختار عندنا ان الاسم غيرا لمسمى وغير التسمية"(۱۴)"حشویہ، کرامیہ اور اشاعرہ کے نزدیک اسم مسمّٰی کا عین اور تسمیہ کا غیر ہے اور معتزلہ کے نزدیک اسم مسمی کا غیر اور تسمیہ کا عین ہے اور ہم اہلسنت کے نزدیک مختار مذہب یہ ہے کہ اسم مسمّٰی اور تسمیہ دونوں کا غیر ہے"جیسے آگ کا لفظ اسم ہے اور آگ بذات خود مسمّٰی ہے۔آگ کی اپنی ایک مستقل ماہیت اور تاثیر ہے جس کی بنا پر وہ جلاتی ہے۔ یہ جلانے کا کام آگ یعنی مسمّٰی کا ہے آگ کے لفظ یعنی اسم کا نہیں ہے۔لیکن آگ کی نشاندہی بھی صحیح طور پر اس لفظ یعنی اسم کے بغیر نہیں ہوسکتی گویا یہ لازم وملزوم تو ہیں مگر ایک دوسرے سے واضح طور پر ممتاز بھی ہیں اس لیے اسم کو مسمی یا مسمی کو اسم قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اسم الٰہی کے ذکر کی بات ہورہی ہے۔تو اسم الٰہی سے مراد حضور ﷺ کی ذات ہے جس نے رب ذوالجلال کی ذات وصفات کا مکمل اظہار فرمایا۔یہی مفہوم حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمیؒ نے بھی بیان فرمایا ہے۔لکھتے ہیں "مجھ سے بعض بزرگوں نے فرمایا کہ اسم اللہ حضور ﷺ کا بھی نام پاک ہے جیسے کہ ذکر اللہ بھی حضور علیہ السلام کا نام ہے۔دیکھو دلائل الخیرات اور حضور علیہ السلام کو اسم اللہ اس لئے کہتے ہیں کہ اسم وہ ہوتا ہے جو ذات کو بتائے اور ذات پر دلالت کرے اور حضور ﷺ نے بھی اللہ کی ذات کو ظاہر کیا۔رب تعالیٰ حضور علیہ السلام کا خالق ہے اور حضور علیہ السلام اس کے مظہر

اتم"۔(۱۵)

جب یہ بات واضح ہوگئی کہ حضور ﷺ اسم الٰہی ہیں۔تو جو شخص مساجد میں ذکر رسول ﷺ سے منع کرتا ہے تو بہت بڑا ظالم ہے اور ظلم کرنے والوں کے لیے رب ذوالجلال فرماتے ہیں۔"واللہ لا یھدی القوم الظالمین "(۱۶)(اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔)

ان آیات کی روشنی میں بات واضح ہوگئی کہ ذکر رسول ﷺ مساجد میں کثرت سے کرو اور ذکر رسول ﷺ کا بہترین طریقہ نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا ہے جو حکم الٰہی سے ثابت ہے۔لہذا جب بھی مساجد میں اذان دی جائے تو حکم الٰہی پر عمل کرتے ہوئے درود و سلام ضرور پڑھا جائے اور اگر کوئی اس سے منع کرتا ہے وہ یقینا ظالم ہے اور ظالم کو اللہ تعالےٰ ہدایت سے دور کر دیتا ہے جب اس پر ہدایت کے دروازے بند ہیں تو وہ گمراہ ہے اور گمراہ لوگوں سے بچنا مسلمانوں پر لازم ہے۔

6-قد انزل اللہ الیکم ذکرًا ا رسولا یتلوا علیکم اٰیت اللہ ۔(۱۷)"بے شک اللہ نے تمہاری طرف نصیحت نازل کی ہے جو رسول ہے وہ تم پر اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتا ہے۔"

اس آیت کریمہ میں رسول اللہ ﷺ کو ذکر فرمایا گیا ہے اگرچہ اس سے مراد کچھ علماء کرام نے کچھ اور مراد لیا ہے لیکن اصح قول کے مطابق یہاں ذکر سے مراد رسول اللہ ﷺ کی ذات ہے۔شیخ الحدیث مولانا غلام رسول سعیدی مدظلہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں"اس آیت میں ذکر کی تفسیر میں کئی قول ہیں۔ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد شرف ہے۔دوسرا

قول یہ ہے کہ اس سے مراد قرآن مجید ہے اور صحیح یہ ہے کہ اس سے مراد ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ ہیں اور آپ کے اوپر ذکر کا اطلاق اس لئے فرمایا کہ آپ سراپا ذکر اور نصیحت ہیں"۔(۱۸)

جب واضح ہوگیا کہ ذکر ہمارے رسول ﷺ کی ذات بابرکات ہے تو پھر کون ہے جو مساجد میں ذکر سے روکتا ہے لہذا مساجد میں کثرت سے میرے رسول ﷺ کا ذکر ہونا چاہئے اور کچھ نہیں تو کم از کم آذان کے وقت ذکر مصطفےٰ ﷺ ہونا ضروری ہے تاکہ حکم خدا اور سنتِ خدا پر عمل ہوجائے۔

فصل دوم:۔

دُرودوسلام بعد الاذان احادیث کی روشنی میں

قرآن مجید میں جب دُرودوسلام کا حکم مطلق آگیا ہے اب اگر کوئی اور دلیل نہ بھی ہوتی تو یہی حکم کافی تھا۔ اس میں تمام اوقات شامل ہیں خواہ آذان سے پہلے کا وقت ہو یا آذان کے بعد کا وقت ہو۔ دین اسلام کی آبیاری کرنے والے علماءِ اسلام نے کتنا پیارا معمول عطا کیا ہے کہ جب بھی کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے دوسرے مسلمانوں کو بلائے تو اپنے نبی ﷺ کی ذات پر دُرود ضرور بھیجے تاکہ ہر مسلمان کے ذہن میں رہے کہ نماز جیسی مقدس عبادت بھی ہمیں اس عظیم نبی ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے ملی ہے لہذا اس نبی کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے فرمایا "لم یشکر الناس لم یشکر اللہ" "جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا" وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا"۔ اس فرمان عالیشان کی روشنی میں واضح ہوا کہ لوگوں کا شکریہ ادا کرنا اہم اور ضروری

ہے۔ مخلوق خدا میں سب سے زیادہ احسان ہم پر اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اب ہم پر لازم ہے کہ ہم سب سے زیادہ اور سب سے پہلے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کریں اور اس کا بہترین طریقہ درود و سلام ہے۔ اب کوئی مسلمان آذان کے ساتھ اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر درود و سلام بھیج رہا ہو تو یقیناً نبی کی ذات سے محبت کرنے والا تو خوش ہوگا کہ میرے نبی پر درود و سلام بھیجا جا رہا ہے۔ لیکن جس کے دل میں بغض ہوگا جس کا دل محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی ہوگا تو وہ عجیب طرح کی باتیں کرے گا۔ بغض رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خمار میں اُسے حکم خداوندی بھی بھول جائیگا اور وہ درود و سلام سے منع کرنے کے لیے طرح طرح کے لایعنی بہانے تلاش کرے گا۔ کہ جناب آذان میں اضافہ ہوگیا ہے۔

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آذان کے ساتھ درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا تھا؟ جواباً عرض ہے کہ آذان ہر مسلمان جانتا ہے اور درود و سلام بھی ہر مسلمان جانتا ہے آج تک کسی مسلمان کے بچے کو بھی یہ خیال نہیں آیا کہ درود و سلام آذان کا حصہ ہے۔ باقی رہا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تو لیجیے قرآن کے بعد ہم احادیث سے بھی ثابت کر دیتے ہیں کہ آذان کے بعد درود و سلام پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ امام مسلم بن الحجاج القشیریؒ کی کتاب صحیح مسلم جسے بعض محدثین نے اصح الکتاب بعد کتاب اللہ کہا ہے۔ اس میں انہوں نے ایک مستقل باب باندھا ہے۔

1۔ "باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلى على النبى ﷺ" "آذان سننے والا وہی کہے جو موذن کہتا ہے پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے"

اس باب سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی ہے کہ صحاح ستہ کے محدثین بھی آذان کے ساتھ

درود و سلام کے قائل تھے اور ان کا اس باب کو ترتیب دینے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ امام مسلم نے صرف روایت ہی نہیں کی بلکہ ان کا اس پر عمل بھی تھا یعنی وہ آذان کے ساتھ درود و سلام پڑھتے تھے۔

2۔ مذکورہ بالا باب میں امام مسلم بن الحجاج دوسرے نمبر پر حدیث بیان فرماتے ہیں۔ ''عن عبد الله ابن عمرو ابن العاص انه سمع النبی ﷺ یقول اذا سمعتم المؤذن فقولو ا مثل ما یقول ثم صلّوا علیّ فانه من صلّی علیّ صلٰوة صلی الله علیه بها عشرا ثم سلوا الله لی الوسیلة فانها منزلة فی الجنة لا تنبغی الا لعبد من عباد الله وارجو ان اکون انا هو فمن سال الله لی الوسیلة حلت علیه الشفاعة''(۱۹)

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے انہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا جب تم مؤذن کو اذان دیتے سنو تو وہی کہو جو موذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو اس لیے کہ جو کوئی مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار اپنی رحمت اتاریگا۔ اس کے بعد میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگو اور وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے جو اللہ کے ایک بندے کے سوا اور کسی کے لائق نہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ بندہ میں ہوں گا پھر جو کوئی اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی''۔

اس حدیث پاک میں سرکار کا فرمان عالیشان واضح ہے جس پر شک وشبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں کہ جب اذان مکمل ہو جائے تو ''ثم صلُّوا علیّ'' پھر مجھ پر درود بھیجو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واضح حکم فرما رہے ہیں کہ مجھ پر دُرود بھیجو۔ اور آذان دینے والا کیسا امتی ہے جو مختلف

حیلے بہانے تلاش کر رہا ہے کہ کہیں مجھے اپنے نبی پر درود نہ بھیجنا پڑے۔ ایک مسلمان کے لیے تو اتنا ہی کافی ہے کہ سرکار کا حکم ہے کچھ ملے نہ ملے سرکار کا حکم تو ہے لیکن میرے آقا و مولا نے مزید وضاحت فرمادی کہ مجھ پر درود بھیجنے والا کبھی خالی نہیں رہ سکتا۔ فرمایا اگر کوئی آذان کے بعد مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا تو میں اس بات کا ذمہ دار ہوں اللہ تعالیٰ اس پر دس بار اپنی رحمتیں نازل فرمائے گا جس کا شمار کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ درود شریف کی نعمت سے نوازنے کے بعد میرے آقا نے اپنی امت پر مزید کرم نوازی فرمائی۔ کہ اس کے بعد میرے لئے دُعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ مجھے مقام وسیلہ عطا فرمائے۔ مقام وسیلہ کیا ہے؟ جو صرف اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے لیے بنایا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا کہ میرے لئے دُعا مانگو اس لئے نہیں کہ اگر تم میرے لئے نہ مانگو گے تو اللہ تعالیٰ یہ مقام کسی اور کو دے دے گا یا یہ مقام حاصل کرنے کے لیے اتنے بندوں کی دُعا کی ضرورت ہے قطعاً نہیں۔ بلکہ یہ اپنی امت پر کرم نوازی فرمائی اور انہیں بخشش کا راستہ بتا دیا اور شفاعت حاصل کرنے کا طریقہ بتا دیا تاکہ میرے او پر کلمہ پڑھنے والے آذان دینے کے بعد مجھ پر درود شریف پڑھیں پھر میرے لئے وسیلہ کی دُعا مانگیں پھر اُن پر میری شفاعت واجب ہو جائیگی۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ اپنے ہر مؤذن اور ہر آذان سننے والے کو پہچانتے ہیں۔ آذان کے بعد کس کس نے درود شریف پڑھا حضور ﷺ یہ بھی جانتے ہیں۔ اور اذان کے بعد کس نے وسیلہ کی دعا مانگی ہے اور کس نے بغیر درود شریف کے دُعا مانگی ہے حضور یہ بھی جانتے ہیں۔ میرے نبی ﷺ کی شفاعت کس کس پر واجب ہے درود شریف پڑھنے والے پر یا درود شریف کا انکار کرنے والے پر؟ انسان اپنے مَن

کے اندر ہی فیصلہ کرسکتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص اذان بھی دے اور دُعا بھی مانگے لیکن درود شریف نہ پڑھے تو کیا اس نے حدیث پر عمل کیا ہے یا اپنی من مانی کی ہے؟

3۔ صحاح ستہ کا ایک اور حوالہ پڑھ لیں۔ امام نسائیؒ اپنی سنن میں ایک مستقل باب باندھتے ہیں۔ ''باب الصلوۃ علی النبی ﷺ بعد الاذان''۔ (۲۰) آذان کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کا باب۔

اس بات پر تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ احادیث کی جملہ کتب کے ابواب حدیث کا حصہ نہیں ہیں بلکہ یہ محدثین کرام کا حدیث سے مسئلہ اخذ کرنے کے بعد شرعی حکم ہے۔ امام نسائیؒ تک جب یہ حدیث پہنچی ہوگی یقیناً اتنے بڑے امام اور محدث نے روایتاً اور درایتاً حدیث پر غور کیا ہوگا پھر اس کو اپنی سنن میں شامل کیا ہوگا۔ اور اس حدیث سے شرعی حکم اخذ کیا اور وہ امت کے سامنے ہے کہ ''صلوۃ علی النبی ﷺ بعد الاذان'' کہ اذان کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا جائے۔ کیا کوئی یہ توقع رکھ سکتا ہے کہ امام نسائی جہاں مسجد میں نماز پڑھتے ہوں گے وہاں اس حدیث پر عمل نہیں کرتے ہوں گے۔ جب آپ نے یہ حدیث اپنے شاگردوں کو پڑھائی ہوگی تو کیا انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ہوگا۔ یقیناً امام نسائی اور ان کے شاگرد اس مسئلہ پر ضرور عمل کرتے تھے۔ امام نسائی کی سنن کے بعد کتنے محدثین آئے اور انہوں نے کتب لکھیں لیکن کسی نے بھی اس حدیث اور اس سے اخذ شدہ مسئلہ پر نہ تنقید کی ہے اور نہ انکار کیا ہے۔ امت مسلمہ کے محدثین نے متفقہ طور پر امام نسائی کی سنن کو صحاح ستہ میں شامل کیا ہے کیا ان محدثین نے اس باب کو نہیں پڑھا ہوگا۔ اس پر غور وخوض نہیں کیا ہوگا۔ یقیناً محدثین کی تحقیق اور غور وخوض کے بعد سنن نسائی کو صحاح ستہ میں

شامل کیا گیا ہے۔ تو معلوم ہوا اس مسئلہ پر پوری امت کا اتفاق ہے کہ آذان کے بعد درود وسلام پڑھا جائے جس طرح صحاح ستہ پر اتفاق ہے۔

4۔ امام نسائی کے بیان کردہ باب صلوۃ علی النبی ﷺ بعد الاذان میں حدیث وارد ہے۔ ''انه سمع عبد الله بن عمرو یقول سمعت رسول الله ﷺ یقول اذا سمعتم المو ذن فقولو امثل مایقول وصلوا علی فانه من صلی علی صلوۃ صلی الله علیه عشرا ﷺ ثم سلوا الله لی الوسیلة فانها منزلة فی الجنة لا ینبغی الا لعبد من عباد الله ارجو ان اکون انا هو فمن سال لی الوسیلة حلت له الشفاعة''۔(۲۱)

''عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم اذان سنو تو اس کے مثل کلمات کہو پھر مجھ پر دُرود بھیجو۔ جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کی دُعا مانگو جو جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو عطا فرمائے گا یقیناوہ میں ہی ہوں۔ جس نے میرے لئے وسیلہ کی دعا مانگی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

فصل سوم :۔

فضائل دُرود وسلام

قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ آذان کے بعد دُرود وسلام پڑھنا اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے اس فصل میں ہم اپنے پیارے

نبی آقا کے ہمارے تاجدار مدینہ سرور قلب و سینہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کی فضیلت بیان کرتے ہیں تاکہ واضح ہو جائے کہ اللہ و رسول ﷺ نے جس عمل کا حکم دیا ہے اس میں فضیلت کتنی رکھی ہے اور انسان کو فوائد کتنے ہیں۔

1۔عن انس بن مالک ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحطت عنہ عشر خطیئات ورفعت لہ عشر درجات۔(۲۲)

حضرت انس بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اس کے دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔

2۔عن عبد اللہ بن مسعود ؓ ان رسول اللہ ﷺ قال اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلاۃ۔(۲۳)

حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

3۔عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ ﷺ قال حیثما کنتم فصلوا علی فان صلاتکم تبلغنی۔(۲۴)

حضرت حسن بن علی ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجا کرو بے شک تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔

4-عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال ان الدعا مُوقوف بين السما ء والارض لا يصعد منه شئ حتى تصلى على نبيك-،(۲۵)

حضرت عمر بن خطابؓ روایت فرماتے ہیں کہ یقیناً دُعا اس وقت تک زمین اور آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اس میں سے کوئی بھی چیز اوپر نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود نہ پڑھ لو۔

5-عن عبد الله بن عمرو رضی اللہ عنہ قال من صلّى على النبى ﷺ واحدةً صلّى الله عليه وملائكته سبعين صلاة،(۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔

6-عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ من صلّى علىّ واحدة صلى الله عليه عشرا ومن صلّى علىّ عشرا صلى الله عليه مائةً ومن صلّى علىّ مائةً كتب الله بين عينيه براء ة من النِّفاق و براءةً من النّار واسكنه الله يوم القيامة مع الشهداء،(۲۷)

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتوں کا نزول فرماتا ہے اور جو شخص مجھ پر دس مرتبہ دُرود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے (ماتھے پر) دونوں آنکھوں کے درمیان منافقت اور آگ (دونوں) سے ہمیشہ کے لیے آزادی لکھ دیتا ہے اور روز قیامت اس کا قیام شہدا کے ساتھ ہو

گا۔

7۔عن ابی ھریرۃ ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ صلوا علی فان الصلوۃ علی زکاۃ لکم۔(۲۸)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پڑھا کرو یہ شبہ مجھ پر تمہارا درود پڑھنا تمہارے لئے (روحانی وجسمانی) پاکیزگی کا باعث ہے۔

8۔عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ رغم انف رجل عندہ فلم یصل علی۔(۲۹)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشادفرمایا ہر اس شخص کی ناک خاک آلودہو جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

9۔عن ابی بن کعب قال قلت یارسول اللہ ﷺ انی اکثر الصلوۃ علیک فکم اجعل لک من صلواتی فقال ما شئت قلت الربع قال ماشئت فان زدت فھو خیر لک قلت النصف قال ماشئت فان زدت فھو خیر لک قلت فالثلثین قال ماشئت فان زدت فھو خیر لک قلت اجعل لک صلوتی کلھا قال اذا یکفی ھمک ویکفر لک ذنبک۔(۳۰)

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا میں آپ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوں میں آپ پر درود شریف کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟ آپ نے ارشادفرمایا جتنا تم چاہو۔میں نے عرض کیا چوتھائی حصہ،آپ نے ارشاد فرمایا جتنا تم چاہو۔اگر تم درود شریف کے لئے وقت زیادہ کردو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔

میں نے عرض کیا آدھا حصہ، آپ نے فرمایا جتنا چاہو، اگر زیادہ کرلوتو تمہارے لئے بہتر ہے، میں نے عرض کیا تین حصے؟ آپ نے فرمایا جتنا تم چاہو لیکن اگر زیادہ کرلوتو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کر دیا کہ میں پورا وقت ہی درود شریف کے لئے وقف کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس طرح تمہاری ہر پریشانی دور ہو جائیگی اور تمہارے گناہوں کا کفارہ بن جائیگا۔

10-قال رسول اللہ ﷺ ان اولی الناس بی اکثر ھم صلوٰۃ ومن صلّی علّی صلت علیه الملائکة مادام یصلی علّی فلیقلل عند ذلك اولیکثر (۳۱)،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ میرا وہ امتی ہے جو سب سے زیادہ مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے اور اس پر فرشتے اس وقت تک درود شریف بھیجتے رہیں گے جب تک وہ درود شریف بھیجتا رہے گا پس اب امتی کی مرضی ہے کہ کم پڑھے یا زیادہ۔

11-"عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ ﷺ من نسی الصلوٰۃ علّی خطی طریق الجنة،" (۳۲)

"حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر پر درود شریف پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا"۔

فضائل درود شریف کی ان روایات کو مدنظر رکھ کر انسان عقل سلیم سے فیصلہ کرے کہ اتنی مقدس اور بابرکت چیز سے محروم رہنا کسی سعادت مند کے حصے میں نہیں آسکتا۔ ان

احادیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ درود شریف سب سے بڑی سعادت مندی ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنی پیاری مخلوق مومنین کو یہ وظیفہ عطا فرمایا ہے جس میں اس کے فرشتے بھی شامل ہیں اور اس کی اپنی ذات بھی اس میں شامل ہے جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے مطلق حکم فرمایا کہ میرے نبی ﷺ پر درود بھیجو وقت کی پابندی اور قید نہیں لگائی۔ خود نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم مجھ پر جتنا زیادہ پر درود شریف پڑھ سکتے ہو اتنا زیادہ پڑھو وقت کی پابندی اور قید نہیں لگائی۔ خود نبی کریم ﷺ نے تو اپنے صحابی کو فرمایا کہ تمام اوراد و وظائف کی جگہ مجھ پر درود شریف پڑھو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اب ایک کلمہ گو کو مزید کیسی دلیل کی ضرورت ہے کہ وہ پوچھتا پھر رہا ہے کہ آذان کے بعد درود شریف پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟ کیا آذان کے اوقات میں کوئی ایسا شرعی حکم موجود ہے کہ اس وقت پر درود شریف پڑھنا منع ہے۔ شریعت مطہرہ میں جو کام منع ہیں ان کی تفصیل موجود ہے۔

درود شریف جن اوقات میں پڑھنا منع ہے وہ شریعت مطہرہ میں واضح ہیں۔ کیا کوئی شخص ایک ایسا حوالہ پیش کر سکتا ہے جس میں یہ واضح ہو کہ آذان کے ساتھ درود شریف پڑھنا شریعت میں منع ہے۔ آذان کے بابرکت اوقات میں درود شریف پڑھنے سے منع کرنا سوائے بدبختی اور ناک کو خاک آلود کرنے کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

فصل چہارم :-

مؤذن رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا معمول

جب علمائے اہلسنت درود شریف پڑھنے کا حکم قرآن مجید سے ثابت کر دیتے ہیں اور منکرین درود شریف کو کوئی منع کی دلیل نہیں ملتی تو پھر اپنی جہالت کو چھپانے کے لئے کہہ دیتے ہیں

ہمیں حدیث پاک میں دکھاؤ کہ نبی کریم ﷺ نے آذان کے وقت درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ عوام اہلسنت جن کو اپنے مذہب کے متعلق علم نہیں ہوتا وہ بے چارے ان جاہل نام نہاد مولویوں کے چکر میں آجاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شاید یہ مولوی صحیح کہہ رہا ہے۔ جب علمائے اہلسنت انہیں صحاح ستہ میں مستقل باب دکھاتے ہیں کہ "باب صلوۃ علی النبی ﷺ بعد الاذان" اور اس کے ساتھ سرکار دوعالم ﷺ کا فرمان عالی شان کہ جب تم آذان سنو تو اس کے مثل کہو پھر اس کے بعد "ثم صلوا علی" مجھ پر درود بھیجو۔ اب ایک امتی کلمہ گو سرکار کے الفاظوں پر غور کرے تو پھر ضد اور جھگڑے کی بات ہی نہیں رہ جاتی۔ سرکار دوعالم ﷺ ارشاد فرمار ہے ہیں کہ آذان کے بعد مجھ پر درود شریف پڑھو۔ اب امتی مختلف موشگافیاں نکالتا رہے کہ آذان کے کتنی دیر بعد پڑھوں؟ کن لفظوں سے پڑھوں؟ آذان تو لاؤڈ سپیکر پر پڑھی ہے اب آپ پر درود شریف لاؤڈ سپیکر پر پڑھوں یا آہستہ پڑھوں؟ کیا حضور ﷺ پر درود شریف پڑھوں کہیں بدعت وگناہ تو نہیں ہو جائیگا؟ حضور ﷺ آپ تو فرمار ہے ہیں کہ آذان کے بعد مجھ پر درود بھیجو لیکن ہمارے مفتی صاحبان فرماتے ہیں کہ تم جلسہ کا اعلان کر سکتے ہو کسی کی فوتگی کا اعلان کر سکتے ہو لیکن درود شریف نہیں پڑھ سکتے؟ آپ خود سوچیں کہ ایسے سوال کرنے والے سے نبی کریم ﷺ خوش ہوں گے کیا ایسے امتی کو داد دیں گے کہ تو نے دین سمجھنے کا حق ادا کر دیا ہے؟ اب کوئی امتی نبی کریم ﷺ کا فرمان عالیشان "ثم صلوا علی" سننے اور پڑھنے کے بعد یہ سوال کرے کہ کیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ آذان کے بعد درود شریف پڑھتے تھے؟ تو بتایئے حضور ﷺ کو یہ سن کر کتنا دکھ ہوگا کہ یہ کیسا امتی ہے کلمہ تو میرا پڑھتا

ہے لیکن عمل حضرت بلالؓ کا پوچھتا ہے اور اسی کو حجت سمجھتا ہے؟

دوسرا سوال یہ بھی ذہن میں آتا ہے کہ موصوف حضرت بلالؓ کا عمل پوچھ کر یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ حضرت بلالؓ قرآن وحدیث پر عمل نہیں کرتے تھے اور وہ آذان کے ساتھ درود شریف نہیں پڑھتے تھے۔ یاد رکھنا اس طرح کا سوچنا اپنے ایمان کو ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ کوئی مسلمان غلطی سے بھی نہیں سوچ سکتا کہ نبی کریم ﷺ کسی صحابی کو کسی کام کا حکم دیں اور صحابی عمل نہ کرے یا عمل کرنے میں پس وپیش کرے۔ لیکن واضح رہے منکرین کے اعتراجات کم علمی اور کم فہمی کی بنا پر ہیں۔ حضرت بلالؓ کوئی ایسے نہیں تھے کہ حکم رسول ﷺ کو پس پشت ڈال دیں اور آذان کے ساتھ درود شریف نہ پڑھیں۔ سند المحدثین حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ اپنی کتاب تنویر الحوالک شرح علی موطا مالک ج ۱ ص ۹۳ ناشر دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان میں روایت کرتے ہیں۔

''قال الواقدی وغیرہ کان بلال یقف علی باب رسول اللہ ﷺ بعد الاذان فیقول السلام علیک یا رسول اللہ الصلاۃ یا رسول اللہ (۳۳)''

''واقدی اور دیگر محدثین کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آذان کے بعد دروازۂ رسول اللہ ﷺ پر حاضر ہوتے اور عرض کرتے السلام علیک یا رسول اللہ اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو اے اللہ کے رسول نماز کا وقت ہو گیا ہے''۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت کو صرف واقدی نے ہی روایت نہیں کیا بلکہ دیگر محدثین نے بیان کیا ہے۔ اس روایت کی تصدیق شیخ محقق علی الاطلاق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی تصنیف

مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۴۹ میں فرمائی ہے آپ تحریر فرماتے ہیں۔

''درروایتے آمدہ کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان گفت و بر در حضرت آمد و بایستاد و گفت السلام علیک یارسول اللہ'' (۳۴) روایت میں آیا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آذان کہی اور در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہوئے اور کھڑے ہوکر عرض کی السلام علیک یارسول اللہ''۔

امام جلال الدین سیوطیؒ اور شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ کی بیان کردہ روایات سے ثابت ہوگیا ہے کہ حضرت بلالؓ آذان کے بعد اپنے آقاو مولا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در اقدس پر حاضر ہوتے اور بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دست بستہ سلام پیش کرتے۔

آذان کے بعد درود وسلام کے منکرین ومعترضین کے عالم محمد منظور نعمانی لکھتے ہیں۔ ''ان ہی احادیث کی بنا پر فقہانے یہ رائے قائم کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آئے تو آپ پر دورد بھیجنا ذکر کرنے والے پر بھی اور سنے والوں پر بھی واجب ہے۔'' (۳۵) مولانا نعمانی کا فیصلہ اگر تسلیم کرلیا جائے تو جھگڑا ختم ہوجاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرنے والا مؤذن اور آذان سننے والے پر درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ اب اگر کوئی مؤذن امرِ واجب کو جان بوجھ کر یا ضد میں آکر ترک کردے یا اُس کو بدعت ضلالہ و ناجائز قرار دے تو اس کا حسنِ کرشمہ ساز ہے۔ جب اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے درود شریف پڑھنے کا مطلق حکم فرمایا ہے تو یہ تمام اوقات کو شامل ہے اس میں آذان سے قبل یا بعد کا وقت بھی شامل ہے۔ ہاں علمائے اسلام نے چند ایسے کام بیان کئے ہیں جب وہ کئے جارہے ہوں تو اس وقت دورد شریف جیسا بابرکت وظیفہ پڑھنا منع ہے۔ درمختار، فتاویٰ شامی اور تبلیغی نصاب میں ہے کہ فقہائے احناف اور محدثین کرام نے سات مقامات پر درود وسلام پڑھنے سے منع فرمایا

۱۔ جماع کے وقت ۲۔ رفع حاجت کے وقت ۳۔ مال کی عمدگی ظاہر کرنے کے لیے سامان بیچتے وقت ۴۔ پھسلتے وقت ۵۔ تعجب کیوقت ۶۔ ذبح کے وقت ۸۔ چھینک کے وقت۔

درمختار اور شامی میں ہے۔ ''ومستحبة فی کل اوقات الامکان'' (سات مذکورہ مقامات کے علاوہ) تمام اوقاتِ جواز ہیں ان میں درود وسلام پڑھنا مستحب ہے۔ اب ظاہر ہے کہ آذان سے قبل اور بعد کے اوقات ان سات اوقات میں سے نہیں جن میں درود وسلام پڑھنا منع کیا گیا ہے لہذا آذان کے بعد درود وسلام پڑھنا مستحب ہے۔

نبی کریم ﷺ کے مقدس دور میں آذان کے بعد نبی کریم ﷺ پر سلام پڑھا جا تا تھا لیکن جب حضرت عمرؓ کا دور آیا تو ابو مخدورہؓ نے آذان دی اور اس کے بعد حضرت عمرؓ پر سلام پڑھا۔

''قال الشیخ ابو اسحاق روی أن عمر أنکر علی أبی مخدورة دعأه ایاه الی الصلاة۔ (۳۶)

شیخ ابواسحاق روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ابو مخدورہؓ کو منع کر دیا جب انہوں نے انہیں نماز کے لئے جا کر بلایا۔

امام جلال الدین سیوطیؒ مزید آگے لکھتے ہیں کہ آذان کے بعد جو سلام پڑھنے کا سلسلہ حکمرانوں نے اپنے لئے شروع کرایا تھا اسکی ابتدا حضرت امیر معاویہؓ نے کی تھی۔ لکھتے ہیں ''اول من فعله معاویه ابن ابی سفیان رضی الله عنه وقال ابن عبد البر اول من فعل ذلك معاویه رضی اللہ عنہ امر المؤذن ان ینادیه فیقول

السلام علی امیر المومنین (۳۷) ''اس کام کو سب سے پہلے کرنے والا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ ہے ابن عبد البرؒ نے کہا کہ حضرت معاویہؓ نے سب سے پہلے مؤذن کو حکم دیا کہ وہ (آذان کے بعد) کہے السلام علی امیر المومنین (امیر المومنین پر سلام) اس کے بعد حکمران آذان کے بعد اپنے اپنے سلام پڑھواتے رہے امام عبد الوہاب شعرانی تحریر فرماتے ہیں۔'' حاکم اسلام سلطان صلاح الدین ایوبیؒ نے آذان کے بعد امراء وسلاطین پر سلام پڑھنے کی بدعت ضلالہ کو ختم کر کے مؤذنوں کو حکم دیا کہ حضور ﷺ پر صلوۃ وسلام پڑھیں اور شہریوں اور دیہاتیوں کے نام اس کا حکم جاری فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر دے۔ (۳۸)

''سلطان صلاح الدین ایوبیؒ'' کے بارے مولانا ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں'' سلطان صلاح الدین ایوبیؒ'' نہایت صحیح العقیدہ اور راسخ الاعتقاد مسلمان تھے عقائد دین اہلسنت وجماعت کے ہم مسلک وہم اعتقاد تھے۔'' (۳۹) سلطان صلاح الدین ایوبیؒ'' کے اس عمل کے بارے امام ابن حجر مکیؒ لکھتے ہیں'' آذان کے بعد حضور ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا امر حدیث میں صراحتا وارد ہے اور اس کیفیت مخصوصہ کے ساتھ اس کو سلطان صلاح الدین ایوبیؒ'' نے جاری فرمایا۔ انہوں نے بہت اچھا کیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (۴۰)

احناف کے بہت بڑے محدث حضرت ملاّ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں

''وقال الغزالی سلّم علیه واذا دخلت فی المساجد فانه علیه السلام

یحضر فی المساجد۔''''امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب مسجدوں میں جاؤ تو حضور ﷺ پر سلام عرض کرو کیونکہ آپ مسجدوں میں موجود ہوتے ہیں''۔امت مسلمہ کے مستند اور معتبر علمائے کرام جنہیں امت حجۃ الاسلام تسلیم کرتی ہے وہ قرآن وحدیث کی روشنی میں حکم دے رہے ہیں کہ جب مسجدوں میں جاؤ تو نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجو اور الحمدللہ مسلمان اس پر عمل بھی کرتے آرہے ہیں لیکن مجھے حیرانی مانعین درودوسلام پر ہوتی ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کی کس آیت یا سرکاردوعالم ﷺ کی کس حدیث سے یہ حکم نکالا ہے کہ اپنی مساجد میں نبی کریم ﷺ پر درودوسلام نہ بھیجو۔

راقم الحروف تمام مسلمانوں سے گذارش کرتا ہے کہ وہ چشم تصور سے یہ خیال کریں کہ ایک شخص مسجد میں درودوسلام پڑھ رہا ہے اور دوسرا شخص اُسے درودوسلام پڑھنے سے منع کررہا ہے تو سرکارِ دوعالم ﷺ کس پر خوش ہوں گے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے۔

''انکم ترون انہ یخفی علی شئ مما تصنعون واللہ انی لاری من خلفی کما اری من بین یدی۔''(۴۱)

(ترجمہ)''کیا تم سمجھتے ہو کہ تم جو کچھ کرتے ہو وہ مجھ سے پوشیدہ رہتا ہے۔اللہ کی قسم میں پیچھے بھی اس طرح دیکھتا ہوں'' جس طرح آگے دیکھتا ہوں۔اس حدیث پاک میں لفظ''شئ'' نکرہ ہے اور عموم پر دلالت کرتا ہے۔اس سے یہ واضح ہوا کہ کوئی مسلمان دنیا کے کسی کونے میں چھوٹے سے چھوٹا عمل کرے نبی کریم ﷺ کی نگاہ نبوت سے پوشیدہ نہیں ہے۔تو درود شریف سے منع کرنے والا خود غور کرے کہ جب وہ کسی کو درودوسلام سے منع کررہا ہوتا ہے اور سرکار دیکھ رہے ہوتے ہیں تو سرکار کیا محسوس فرمائیں گے کہ کلمہ میرا پڑھتا ہے اور میرے

درود و سلام سے منع کرتا ہے۔ ایک تو یہ خود درود و سلام نہیں پڑھتا الٹا دوسرے مسلمانوں کو بھی منع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کریم ﷺ کی ناراضگی سے محفوظ رکھے اور اپنے حبیب ﷺ پر کثرت سے درود و سلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین۔

غبارِ راہِ حجاز

احقر الخلیقہ بل لاشی فی الحقیقہ
صاحبزادہ احمد رضا اعظمی نیری
عالیہ ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ

ماخذ ومراجع

۱۔قرآن مجید — الاحزاب:۵۶

۲۔قرآن مجید — البقرۃ:۱۸۵

۳۔قرآن مجید — النساء: ۱۰۳

۴۔قرآن مجید — الاحزاب:۵۶

۵۔نظام الدین شاشی — فصل المطلق والمقید

۶۔قرآن مجید — البقرۃ:۲۳۸

۷۔امام احمد صاوی مالکیؒ — حاشیہ علی تفسیر جلالین ج ۳ ص ۲۷۸ طبع مصر

۸۔قرآن مجید — الاحزاب:۳۵

۹۔امام فخر الدین رازیؒ — تفسیر کبیر ج ۱ ص ۱۰۸ الازھر مصر

۱۰۔قرآن مجید — البقرۃ:۱۱۴

۱۱۔امام فخر الدین رازیؒ — تفسیر کبیر ج ۱ ص ۱۰۸ الازھر مصر

۱۲۔امام راغب اصفہانیؒ — المفردات القرآن

۱۳۔امام فخر الدین رازیؒ — تفسیر کبیر ج ۱ ص ۱۰۸ الازھر مصر

۱۴۔امام فخر الدین رازیؒ — تفسیر کبیر ج ۱ ص ۱۰۸ الازھر مصر

۱۵۔مفتی احمد یار نعیمیؒ — تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۵،۳۶ مکتبہ اسلامیہ گجرات

۱۶۔قرآن مجید — الجمعۃ:۵

۱۷۔ قرآن مجید — الطلاق:۱۰

۱۸۔ مولانا غلام رسول سعیدی — تبیان القرآن ج ۱۲ ص ۹۰ فرید بک سٹال لاہور

۱۹۔ امام مسلم بن الحجاج — صحیح مسلم مترجم وحید الزماں ج ۲ ص ۱۲ مکتبہ سعودیہ نس روڈ کراچی

۲۰۔ امام نسائیؒ — سنن نسائی ج ۱ ص ۱۱۰ مکتبہ رحیمیہ دیوبند یو۔پی بھارت

۲۱۔ امام نسائیؒ — سنن نسائی ج ۱ ص ۱۱۰ مکتبہ رحیمیہ دیوبند۔ یوپی بھارت

۲۲۔ امام نسائیؒ — سنن نسائی ج ۴ ص ۵۰ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان ۱۹۹۵ء

" امام احمد بن حنبلؒ — المسند ج ۳ ص ۱۰۲ المکتبہ الاسلامی بیروت لبنان ۱۹۷۸ء

۲۳۔ امام محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ — جامع ترمذی ج ۲ ص ۵۴۳ دار الغرب اسلامی بیروت لبنان ۱۹۹۸ء

۲۴۔ امام طبرانیؒ — المعجم الکبیر ج ۳ ص ۸۲ مکتبہ ابن تیمیہ قاہرہ مصر

۲۵۔ امام محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ — جامع ترمذی ج ۲ ص ۵۶۳ دار الغرب الاسلامی بیروت لبنان ۱۹۹۸ء

۲۶۔ امام احمد بن حنبلؒ — المسند ج ۲ ص ۱۷۲ المکتبہ الاسلامی بیروت لبنان ۱۹۷۸ء

۲۷۔ امام طبرانیؒ — المعجم الاوسط ج ۷ ص ۱۸۸ المکتبہ المعارف ریاض سعودی عرب ۱۹۸۵ء

امام ہیثمیؒ — مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۶۳ دار الکتاب العربی بیروت لبنان ۱۹۸۷ء

۲۸۔ امام ابن ابی شیبہؒ	المصنف ج ۲ ص ۲۵۳ مکتبہ الرشد ریاض سعودی عرب ۱۴۰۹ھ
۲۹۔ امام محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ	جامع ترمذی
۳۰۔ محمد بن عبداللہ خطیب تبریزیؒ	مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۹۸
۳۱۔ طبرانی سلیمان بن احمدؒ	المعجم الاوسط
۳۲۔ ابن ماجہ محمد بن یزید قزوینیؒ	السنن ابن ماجہ
۳۳۔ سیوطی امام جلال الدینؒ	تنویر الحوالک شرح علی موطا مالک ج ۱ ص ۹۳ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
۳۴۔ شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ	مدارج النبوت ج ۲ ص ۲۴۹ مطبع فیض منبع منشی نولکشور لکھنؤ انڈیا۔
۳۵۔ محمد منظور نعمانی	معارف الحدیث (کتاب الاذکار والدعوات) ج ۵ ص ۳۶۸ مکہ پبلیشنگ کمپنی لاہور
۳۶۔ سیوطی امام جلال الدینؒ	تنویر الحوالک شرح علی موطا امام مالک ج ۱ ص ۹۲ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
۳۷۔ سیوطی امام جلال الدینؒ	تنویر الحوالک شرح علی موطا امام مالک ج ۱ ص ۹۲، ۹۳ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
۳۸۔ امام عبدالوہاب شعرانیؒ	کشف الغمہ ج ۱ ص ۷۸
۳۹۔ ابوالحسن علی ندوی	تاریخ دعوت وعزیمت ج ۱ ص ۲۵۴
۴۰۔ ابن حجر مکیؒ	فتاویٰ کبریٰ ج ۱ ص ۱۳۱
۴۱۔ محمد بن عبداللہ خطیب تبریزیؒ	مشکوۃ المصابیح (باب صفۃ الصلوۃ) ج ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی

اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝